سوال

(25) پرانی مسجدوں کے پتھروں کو ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک انتہائی قدیم ترین مسجد ہے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آنے والے سیلابوں نے بھی اس کی عمارت کو بے حد شکستہ اور ناقابل استعمال بنا دیا ہے اور ممکن ہے کہ اس میں کوئی قبر بھی ہو تو کیا ایسی صورت میں کسی مسلمان کے لیے یہ جائز ہے کہ اس کے پتھروں کو اپنے گھر منتقل کر کے ذاتی ملکیت بنا لے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی مسجد سیلاب یا دیگر اسباب کی وجہ سے خراب ہو جائے تو اہل محلہ کے لیے حکم شریعت یہ ہے کہ اس مسجد کو دوبارہ تعمیر کریں اور اس میں اقامت نماز کا اہتمام کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنة) (صحیح ابن خزیمة: 2/268، ح: 1291 واصلہ فی الصحیحین انظر صحیح البخاري، ح: 450 و صحیح مسلم، ح: 533)

''جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

(امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنباء المساجد فی الدور، وان تنظف وتطیب) (مسند احمد: 6/279 و سنن ابی داود، الصلاة، باب اتخاذ المساجد فی الدور، ح: 455)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے، انہیں صاف ستھرا رکھنے اور خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔''

اس حدیث میں "دور" کے لفظ سے مراد قبائل اور محلے وغیرہ ہیں۔ مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت کے بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ اگر محلہ میں کوئی اور مسجد ہو جس کی وجہ سے اس کی ضرورت نہ رہی ہو تو پھر اس مسجد کی اینٹیں اور پتھر کسی دوسرے محلہ یا شہر کی ضرورت مند مسجد کے لیے استعمال کیے جائیں۔

مذکورہ مسجد جس شہر میں ہے اس کے حاکم، قاضی امیر یا سردار قبیلہ پر فرض ہے کہ وہ اس طرف توجہ دے اور اس کے پتھروں کو دیگر ضرورت والی مساجد میں منتقل کر دے یا انہیں بیچ کر ان کی قیمت کو مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے کاموں پر صرف کر دے۔ اہل شہر میں سے کسی کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ حاکم کی اجازت کے بغیر اس مسجد کی کسی چیز کو اپنے ذاتی

استعمال میں لائے اوراگراس مسجد میں کوئی قبر ہے توپھر ضروری ہے کہ اس قبر کویہاں سے ہٹا دیا جائے اوراس میں موجودہڈیوں کو۔۔۔اگروہ موجودہوں۔۔۔شہر کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے کیونکہ شرعا یہ جائزنہیں ہے کہ مسجدوں میں قبریں ہوں اورنہ ہی یہ جائزہے کہ قبروں پر مسجدیں بنائی جائیں کیونکہ یہ شرک کا ذریعہ اورقبروں کی وجہ سے فتنہ میں بمتلا ہونے کا سبب ہے جیساکہ اصحاب قبور کے بارے میں غلوسے کام لینے کی وجہ سے صدیوں سے اکثر مسلمان ممالک میں ایسا ہو رہاہے۔حدیث سے ثابت ہے : ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قبروں کے اکھاڑ پھینکنے کا حکم دیا تھا جواس جگہ موجود تھیں،جہاں مسجد نبوی تعمیر کی گئی۔'' (صحیح بخاري 'الصلاۃ' باب ھل ینبش قبور مشرکی الجاہلیۃ' حدیث :428 و صحیح مسلم 'المساجد' باب ابتناء مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث :524) صحیحین میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(لعن اللہ الیھود والنصاري التخذوا قبور انبیا ئہم مساجد) (صحیح البخاري 'الجنائز' باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور' ح :1230 و صحیح مسلم 'المساجد' باب النھی عن بناء المسجد علی القبور الخ' ح :529)

''اللہ تعالیٰ یہودو نصاری پر لعنت فرمائے کہ انہوں نےاپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا۔''

صحیح مسلم میں ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(لا تصلوا الی القبور' ولا تجلسوا علیھا) (صحیح مسلم 'الجنائز' باب النھی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیہ' ح :972)

''قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔''

صحیح مسلم ہی میں جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"الاوان من کان قبلکم کانوایتخذون قبور انبیا ئہم وصالیہ مساجد' الا فلا تتخذوا القبور مساجد' انی انھاکم عن ذلک) (صحیح مسلم 'المساجد' باب النھی عن بناء المساجد علی القبور الخ' ح :532)

''تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء وصلحا کی قبروں کو مسجدین بنا لیتے تھے،خبر دار تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا،میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

صحیحین میں حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنھن سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک گرجے کا ذکر کیا جوانہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں بنی ہوئی تصویروں کو بھی دیکھا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اولئک اذا مات منھم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ) (صحیح البخاري 'الجنائز' باب بناء المسجد علی المسجد' ح :428' 1341 و صحیح مسلم 'المساجد' باب النھی عن بناء المسجد علی القبور' ح :528)

''ان لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اوراس میں اس طرح کی تصوریں بناتے۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں ساری مخلوق میں سے بدترین شمار ہوتے ہیں۔''

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

(نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 'ان یجصص القبر' وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ) (صحیح مسلم 'الجنائز' باب النھی عن تجصیص القبر الخ' ح :970)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قبر کو پختہ بنایا جائے،اس پر بیٹھا جائے اوراس پر عمارت (مقبرہ وغیرہ) بنائی جائے۔''

اور صحیح سند کے ساتھ ترمذی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے :

(وان یکتب علیھا) (جامع الترمذي' الجنائز' باب ماجاء فی کراھیۃ تجصیص القبور' ح :1052)

''آپ نے قبروں پر لکھنے سے بھی منع فرمایا۔''

یہ اوراس مضمون کی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کررہی ہیں کہ قبروں پر عمارتیں بنانا، مسجدیں بنانا، ان میں نماز پڑھنا اور قبروں کو پختہ بنانا حرام ہے کیونکہ یہ اصحاب قبور کے ساتھ شرک کے اسباب میں سے ہے۔ اسی طرح قبروں پر غلاف اورچادریں چڑھانا، ان پر لکھنا، ان پر خوشبو لگانا اور عود سلگانا بھی اسی قبیل سے ہے، کیونکہ یہ سب کچھ غلو اور شرک کے اسباب ووسائل میں سے ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں پرواجب ہے کہ وہ خود بھی ان تمام کاموں سے بچیں اوردوسروں کو بھی بچائیں، خصوصاً حکمرانوں کو اس طرف ضرور توجہ دینی چاہیے، کیونکہ ان کے فرائض اور ذمہ داریاں دوسروں سے کہیں بڑھ کر ہیں کیونکہ انہیں ان منکرات کا ازالہ کی زیادہ قوت وطاقت حاصل ہے۔ حکمرانوں کی سستی اور بہت سے اہل علم کی خاموشی ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان ممالک میں ان خرابیوں کی اس قدر کثرت ہوگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرک کی خوب گرم بازاری ہے اور آج مسلمان بھی اسی طرح شرک میں بتلا ہوگئے ہیں جس طرح لات، عزیٰ اور منات کے پجاری، اہل جاہلیت بتلاتھے اور سلمان بھی آج وہی بات کہتے ہیں جو اہل بیت کہتے تھے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ان کا قول نقل فرمایا ہے (وہ کہا کرتے تھے) :

ہٰؤُلاءِ شُفَعٰؤُنا عِندَ اللَّهِ ۱۸ ... سورة یونس

''یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔''

اور فرمایا :

ما نَعبُدُهُم إِلّا لِيُقَرِّبونا إِلَى اللَّهِ زُلفى ۳ ... سورة الزمر

''ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دیں۔''

اہل علم نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر قبر مسجد میں بنائی گئی ہو تو اس قبر کو اکھاڑنا اور مسجد سے دور کرنا ضروری ہے اور اگر مسجد بعد میں بنائی گئی ہو تو اس مسجد کو منہدم کر دینا ضروری ہے کیونکہ یہ مسجد ایک امر منکر کا باعث بنی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا ہے۔ اس وجہ سے یہود ونصاری پر لعنت کی اور امت کو ان کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا تھا :

(لاتدع صورۃ الا طمستھا ولا قبرا مشرفا الا سویتہ) (صحیح مسلم' الجنائز' باب الامر بتسویۃ القبر' ح :969)

''جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور اونچی قبر دیکھو اسے برابر کردو۔''

اللہ تعالیٰ ہی سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کے حالات کو درست فرمائے، انہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائے، قائدین کی اصلاح فرمائے، مسلمانوں کو تقویٰ کی بنیاد پر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائے، شریعت کے مطابق حکومت چلانے کی توفیق سے نوازے اور مخالف شریعت امور سے بچائے۔

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ج2